حضرت امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا

قادیانی رسالہ کی مغالطہ انگیزیوں کے جوابات

مرتب:

جناب مولانا مفتی سید محمد سلمان منصورپوری (رفیق مجلس)

معاون:

جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری (رفیق مجلس)

شائع کردہ

مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

طارق ۹۵ء

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں نبی و رسول ہونے کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا بھی شد و مد کے ساتھ دعویٰ کیا ہے اور چونکہ دعویٰ نبوت و رسالت کے اظہار کی صورت میں عام مسلمانوں کو فریب دینا مشکل ہے اسلیے آج کل عموماً قادیانی اپنے لٹریچر میں مرزا قادیانی کے نام کے ساتھ صرف مہدی موعود اور مسیح موعود کے القاب لکھتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ سادہ لوح و ناواقف مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں گرفتار کر سکیں۔ لہٰذا قادیانی گروہ کے تعاقب کے لیے اولاً ان دعاوی کے بارے میں کچھ ضروری نکات درج کیے جاتے ہیں، اس کے بعد احمدیہ مشن کلکتہ کے شائع کردہ حالیہ کتابچہ " امام مہدی کا ظہور ہوگیا "، کی مغالطہ انگیزیوں کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔

مرزائی دعویٰ

مرزائیوں کی مستند کتاب " تذکرہ " میں تحریر ہے

بشرنی وقال: ان المسیح الموعود الذی یرقبونہ والمھدی المسعود الذی ینتظرونہ ھو انت،	خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔

(تذکرہ ص۲۵۵) اتمام الحجہ خزائن ص۲۷۵ ج۸)

دعویٰ مسیحیت

جہاں تک مسیحیت کے دعویٰ کی بات ہے تو احادیث متواترہ کی روشنی میں مسلّہ اسلامی عقائد کی رو سے یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے مکر سے محفوظ رکھکر زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا جہاں وہ حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے، نیز احادیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بہت سی نشانیاں بیان کی گئی ہیں مثلاً جامع دمشق کے مینارہ پر نزول فرمانا، دو زرد چادروں میں ملبوس ہونا، روضۂ اقدس (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

میں دفن ہونا وغیرہ، ان علامات میں سے کوئی بھی علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی ہے لہٰذا وہ اس دعویٰ میں کاذب ہے، یہ موضوع اس وقت ہمارے زیر بحث نہیں ہے تفصیلات کے لیے اس موضوع کی مبسوط کتب کا مطالعہ کیا جائے

دعویٰ مہدویت

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے کو امام مہدی قرار دینا خود اس کے کاذب و مفتری ہونے کی کھلی دلیل ہے جیسا کہ عنقریب واضح ہو جائے گا۔ لغت کے اعتبار سے " مہدی "، کے معنیٰ ہدایت یافتہ "، کے ہیں لہٰذا اس کا اطلاق ہر اس شخص پر کیا جا سکتا ہے جو صراط مستقیم پر گامزن ہو، لیکن اصطلاح شریعت میں جب مہدی کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے وہ ذات شریف مراد ہوتی ہے جس کے ظہور کی خبر قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے احادیث متواترہ میں دی گئی ہے۔ اور جس کے بارے میں خاص علامتیں اور تعارفی احوال صحیح سند کے ساتھ کتب حدیث میں موجود ہیں جن کا انطباق سوائے اس " خاص امام مہدی "، کے کسی اور پر ہو ہی نہیں سکتا،

اصل امام مہدی کی کچھ خاص علامتیں

ذیل میں امام مہدی سے متعلق احادیث شریفہ میں وارد بعض علامتیں لکھی جاتی ہیں

۱ - ان کا نام محمد ہوگا،
۲ - ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا،
۳ - ان کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا،
۴ - وہ حسنی سید ہوں گے،
۵ - ان کا وطن مدینہ منورہ ہوگا۔
۶ - ان کا حلیہ یہ ہوگا، قوی الجثہ، قد کچھ لمبائی مائل، رنگ سرخ و سفید سے آمیز، چہرہ کشادہ، ناک باریک اور بلند، زبان میں قدرے لکنت،
۷ - آپ کا علم لدنی ہوگا،
۸ - ۴۰ برس کے بعد ظاہر ہوں گے،

۹۔ اس کے بعد ۷ یا ۹ سال زندہ رہیں گے،
۱۰۔ نصاریٰ سے جنگ کریں گے۔
۱۱۔ دجال کا مقابلہ کریں گے۔
۱۲۔ وہ مسلمانوں کے خلیفہ اور حاکم ہوں گے۔
۱۳۔ حرم شریف (مکہ مکرمہ) میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کیجائیگی،
۱۴۔ آپ کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور نزول کے بعد جامع دمشق میں پہلی نماز آپ کی اقتدا میں پڑھیں گے۔
۱۵۔ دو برس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہیں گے۔
۱۶۔ کل عمر ۴۹ برس ہو گی۔
۱۷۔ آپ کی خلافت کے سال رمضان میں چاند کی ابتدائی تاریخوں میں چاند گرہن اور وسط میں سورج کا گرہن ہوگا۔
۱۸۔ خراسان کا ایک بادشاہ امام مہدی کی حمایت کے لیے آئے گا،
۱۹۔ اور ایک بادشاہ دمشق امام مہدی کے مقابلہ کے لیے فوج بھیجے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیدا میں زمین میں دھنسا دی جائے گی
۲۰۔ امام مہدی ۷۰ ہزار کے لشکر کو لے کر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔
(تلخیص از عقائد الاسلام (مولانا عبدالحق حقانی) ص۲۹۹ تا ص۳۰۴)

علامات مہدی پر مرزا قادیانی کا عدم انطباق

احادیث مبارکہ میں جو نشانیاں حضرت امام مہدی سے متعلق وارد ہوئی ہیں ان میں سے کوئی بھی نشانی مرزا قادیانی میں دور دور تک نہیں پائی جاتی مذکورہ بالا نشانیوں کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے احوال واقعیہ ذیل میں بالترتیب لکھے جاتے ہیں۔ ناظرین خود موازنہ کرلیں۔

۱۔ مرزا کا نام غلام احمد تھا جب کہ مہدی کا نام محمد ہو گا،
۲۔ مرزا کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا جب کہ امام مہدی عبداللہ کے بیٹے ہونگے
۳۔ مرزا کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا جب کہ امام مہدی کی والدہ آمنہ ہوں گی

۴۔ مرزا کا خاندان مغل برلاس تھا جب کہ امام مہدی کا خانوادہ حسنی سید ہو گا،
۵۔ مرزا کا وطن قادیان (پنجاب) تھا جب کہ امام مہدی مدینہ کے باشندے ہوں گے،
۶۔ مرزا غلام احمد کو امام مہدی کے حلیہ متعینہ سے بھی کوئی مطابقت نہیں جس کا اندازہ سیرت المہدی وغیرہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔
۷۔ امام مہدی کا علم لدنی ہو گا جب کہ مرزا قادیانی نے متعدد اساتذہ سے باقاعدہ علم حاصل کیا ہے جن کے نام فضل الٰہی، فضل احمد، اور سید گل علی شاہ رافضی ہیں (دیکھیے سیرت المہدی ص۲۳۳ ج۱)
۸۔ امام مہدی چالیس سال بعد ظاہر ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کا دعویٰ تقریباً اڑتالیس سال میں کیا ہے (رئیس قادیان ص۱۰۱ ج۱)
۹۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مہدویت کے بعد کم و بیش اکیس ۲۱ سال تک زندہ رہا جب کہ امام مہدی صرف سات ۷ یا آٹھ ۸ یا نو ۹ سال زندہ رہیں گے۔
۱۰۔ امام مہدی نصاریٰ سے جنگ کریں گے اس کے برخلاف مرزا قادیانی نصاریٰ سے جنگ تو کیا کرتا ان کی حمایت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔
۱۱۔ امام مہدی دجال سے مقابلہ کریں گے مرزا قادیانی نے ایسا نہیں کیا،
۱۲۔ امام مہدی تمام عالم کے مسلمانوں کے خلیفہ و حاکم ہونگے جب کہ مرزا قادیانی کو اپنے وطن قادیان جیسے چھوٹے سے قصبہ پر بھی حکومت حاصل نہ تھی،
۱۳۔ امام مہدی سے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے قریب بیعت کی جائے گی مرزا قادیانی سے بیعت تو کجا اس کو وہاں جانا بھی میسر نہ آسکا،
۱۴۔ امام مہدی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا اور وہ پہلی نماز امام مہدی کی اقتدا میں پڑھیں گے مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسی کوئی بات پیش نہیں آئی۔
۱۵۔ امام مہدی دو سال تک حضرت عیسیٰ کے وزیر بن کر رہیں گے مرزا قادیانی نے کبھی اس کا تصور بھی نہ کیا ہو گا،
۱۶۔ امام مہدی کی کل عمر زیادہ سے زیادہ ۴۹ سال ہوگی جب کہ مرزا قادیانی کی عمر کل ۶۹ برس کی ہوتی ہے۔

۱۷۔ امام مہدی کی خلافت کے سال میں رمضان کی پہلی رات کو خسوف یعنی چاند گرہن اور نصف ماہ کی رات کو کسوف ہوگا اس طرح خسوف و کسوف اہل نجوم کے ضوابط کے خلاف ہے اور ایسا وجود کائنات کے بعد سے ابتک کبھی نہیں ہوا یہ صرف ظہور مہدی کی نشانی ہوگی، مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسا کسوف و خسوف نہیں ہوا اور اگر ایک مرتبہ ہوا بھی تو وہ اس صفت کا نہیں تھا بلکہ دستور کے مواقق نصف رمضان میں چاند گرہن اور آخر مہینہ میں سورج گرہن ہوا جو ضابطۂ دنیوی کے خلاف نہیں ہے اور جس سے مرزا قادیانی کا سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ (رئیس قادیان صـ۱۹۲ ج ۲)

۱۸۔ احادیث میں ہے کہ خراسان کا ایک بادشاہ امام مہدی کی حمایت کے لیے آئے گا مرزا قادیانی کی حمایت کے لیے کوئی اس طرح کا شخص نہیں آیا۔

۱۹۔ امام مہدی کی مخالفت میں بادشاہ دمشق ایک فوج بھیجے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیدا میں دھنسا دی جائے گی مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

۲۰۔ امام مہدی ستر ہزار کا لشکر لے کر قسطنطنیہ فتح کریں گے جب کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں قسطنطنیہ دارالاسلام تھا تو اس کو فتح کرنے کا سوال ہی نہیں تھا

(مگر ــــــ ناطقہ سربگریباں ہے)

درج بالا سطور سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مہدویت کی دروغ بافی کا پوری طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اس رسوائی اور جگ ہنسائی کے باوجود آج بھی امت مرزائیہ پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اپنے حضرت صاحب کو زبردستی "مہدی موعود" ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے، بلکہ اب تو عام ناواقف مسلمانوں کو دام تزویر میں گرفتار کرنے کے لیے اکثر مرزائی مبلغین نبوت و مسیحیت وغیرہ دعاوی کے بجائے اسی دعویٰ کا سہارا لیتے ہیں اور اس کے ثبوت کے لیے ایسا شاطرانہ اور پر فریب طرز اختیار کرتے ہیں کہ پہلی نظر میں دیکھنے والا شک و شبہ اور تردد میں پڑ جائے۔

اس وقت ہمارے سامنے مغربی بنگال کے مرزائی مبلغ حمید الدین شمس کا تحریر کردہ ایک رسالہ ہے جس کا عنوان ہے "حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گیا"، اس رسالہ میں زیادہ تر وہی گھسی پٹی باتیں ہیں جو مرزا نے خود اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔ پورا کتابچہ اس دجل و تلبیس اور مکر و فریب کا نمونہ ہے جو ہمیشہ سے مرزائیوں کا وطیرہ رہا ہے۔ اور اس میں وہ سبھی مغالطے جمع کر دیے گئے ہیں جو مرزائیوں کی طرف سے مرزا کے دعویٰ مہدویت کے ثبوت کے لیے عوام کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان مغالطوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو جائے۔

مرنے کے سو سال بعد مہدی کے ظہور کا اعلان

کتابچہ میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ گویا آج "مہدی" کا ظہور ہوا ہے حالانکہ جس مرزا غلام احمد کی مہدویت کا ڈھونگ رچایا گیا ہے وہ تقریباً ایک صدی قبل ۱۹۰۸ء میں ہی دنیا سے سدھار چکا ہے تو اب اس کے ظہور کے اعلان کا کیا فائدہ؟ یہ اعلان دراصل لوگوں کو مغالطہ دینے کے لیے ہے کہ وہ نعوذ باللہ اسی کذاب مہدی پر صبر کر کے اصل اور حقیقی امام مہدی کا انتظار ترک کر دیں

امام مہدی آخر میں نہیں درمیان میں ہیں

رسالہ کے پہلے صفحہ پر کنز العمال کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ "وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی جس کی ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں امام مہدی مبعوث ہوں گے"، حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔ کنز العمال میں کوئی روایت اس مضمون کی نہیں ملتی جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ امام مہدی سب سے آخر میں تشریف لائیں گے۔ بلکہ صحیح سند کے ساتھ ایک روایت میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ:

كيف تهلك امة انا اولها
والمهدى وسطها
والمسيح آخرها،
(مشکوٰۃ شریف ۵۸۳/۲)

وہ قوم کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور جس کے درمیان میں امام مہدی رضؓ ہیں اور جس کے آخری دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے

اس حدیث سے دو باتیں صاف طور سے معلوم ہوئیں،

(۱) اول یہ کہ امام مہدی کی بعثت اور تشریف آوری درمیان میں ہوگی،

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے

۲ - دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام دو الگ الگ شخصیت ہیں۔ اور دونوں کی دنیا میں تشریف آوری الگ الگ ہوگی۔ ان دونوں شخصیتوں کا اجتماع کسی ایک شخص میں نہیں ہو سکتا،

لہٰذا اس صحیح روایت سے جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے آپ کو مہدی موعود اور مسیح موعود دونوں لقبوں کے مصداق ہونے کے دعوے کا ابطال ہوتا ہے وہیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے، حالانکہ مرزائی اس کا انکار کرتے ہیں،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال

مذکورہ رسالہ کے ص۱ پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ روایت منسوب کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ "اگر امام مہدی رضؓ میری زندگی میں آگئے تو اسلام کی سربلندی کے لیے میں ان کا ساتھ دوں گا اور اس کے نتیجہ میں جہنم کی آگ سے آزاد ہوں گا"، پھر اس کا حوالہ یہ دیا گیا ہے (نسائی باب غزوۃ الہند وابن ماجہ حاشیہ فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ) اس سلسلہ میں چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں،

(۱) نسائی شریف اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی سند سے کوئی ایسی روایت مروی نہیں ہے جسمیں امام مہدی کا تذکرہ ہو نسائی شریف میں حدیث شریف کا متن یہ ہے،

عن ابی ہریرۃ رضؓ وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الہند فان ادرکتہا انفق فیہا نفسی ومالی فان اقتل کنت من افضل الشہداء وان ارجع فانا ابوہریرۃ المحرر (نسائی ص۶۳ ج۲)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے جہاد کا وعدہ فرمایا ہے سو اگر میں نے اس جہاد کو پالیا تو میں اپنی جان و مال خرچ کر دونگا پھر اگر میں قتل کر دیا گیا تو بہترین شہداء میں شامل ہو جاؤں گا اور اگر زندہ لوٹ آیا تو میں "ابو ہریرہ آزاد کردہ" ہوں گا

۲ - مرزائیوں کو یہ زیبا نہیں کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی کسی روایت سے استدلال کریں اس لیے کہ ان کے حضرت صاحب نے اپنی بد باطنی کا بر سر عام اظہار کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضؓ کا درجہ ان الفاظ میں متعین کیا ہے کہ "ابو ہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا" (اعجاز احمدی۔ خزائن ص۱۲۷ ج۱۹) ذرا غور فرمائیں کیا کسی غبی کی روایت سے مرزا کی مہدویت کے ثبوت کے لیے کوئی سہارا لیا جا سکتا ہے؟

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

مذکورہ کتابچہ کے مؤلف نے محض رنگ جمانے کے لیے اور رسالہ کی ضخامت بڑھانے کے لیے ص۲ سے ص۶ تک یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ نہ صرف مذہب اسلام بلکہ سابقہ مذاہب میں بھی مہدی رضؓ کی آمد کا انتظار رہتا رہا ہے اور اس سلسلہ میں روافض، عیسائی اور ہندوؤں کی کتابوں کے حوالہ جات دئے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ:

الف: رافضی شعراء "تہنا عمادی" اور "اثر خدا بخاری" نے اپنی نظم میں جس مہدی کے بارے میں لکھا ہے اس سے مراد روافض کے عقیدے کے مطابق امام غائب ہیں، جو قیامت کے قریب نمودار ہوں گے، اس لیے کسی بھی حال میں اس کا مصداق مرزا قادیانی کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا،

ب: ہندو مذہب کی کتابوں میں جس کلکی اوتار کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد امام مہدی نہیں بلکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، اس سے امام مہدی کو مراد لینا قطعاً بلا دلیل ہے۔

ج: اور انجیل میں جو پیش گوئی کی گئی ہے کہ "اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا" وہاں ابن آدم سے مراد امام مہدی کی ذات نہیں بلکہ انجیل کے طرز کے مطابق اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ہی مراد ہوتی ہے۔

اور ان سب سے قطع نظر یہ سب غیر مذاہب کے حوالے احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں ہرگز لائق اعتبار نہیں ہیں، عقیدہ مہدی کے ثبوت کے لیے ایسی کمزور دلیلوں اور مبہم پیشگوئیوں کا سہارا وہی لے سکتا ہے جس کا دامن واقعی اور بے غبار دلائل و براہین سے خالی اور عاری ہو۔

ڈھول کا پول

مرزائیوں کا یہ وطیرہ ہے کہ اگر کوئی حدیث ان کے مطلب کے خلاف ہو تو وہ خواہ کتنی ہی مضبوط اور قوی الاستدلال کیوں نہ ہو اسے ایک جھٹکے میں ساقط الاعتبار قرار دیدیتے ہیں اور اگر اتفاق سے کسی ضعیف حتیٰ کہ موضوع روایت سے ان کے کسی مدعا کی ہلکی سی تائید ہو جائے تو اسے لے اڑتے ہیں اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ کچھ اسی طرح کا معاملہ مذکورہ کتابچہ کے مؤلف نے بھی کیا ہے۔ مؤلف مذکور بڑے طمطراق سے لکھتا ہے:

"حضور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم الشان امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے لیے جن دو گواہوں کا ذکر کیا ہے اسے انسان پڑھتے ہی ورطۂ حیرت میں پڑجاتا ہے، کہ اس زمانے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے عزوجل نے عظیم الشان رنگ میں قبل از وقت ہی ذکر فرمایا اور کسی عقدہ کو رہنے نہ دیا اور محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے لیے یہ نشان ظاہر ہوگا اور یہ ایسا نشان ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کبھی کسی کی صداقت کے لئے ظاہر نہیں ہوا اور اس کے راوی بھی امام باقر محمد بن علی ہیں،

عن محمد بن علی ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموٰات والارض (دارقطنی ۱۸۸/۱) حضرت محمد بن علی سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئے چاند کو گرہن ہوگا (رمضان میں گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور سورج گرہن ہوگا درمیان کے دن، اور ایسا نشان جب سے زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی ہے کبھی بھی ظہور پذیر نہیں ہوا،" (کتابچہ مذکورہ صفحہ ۳،۴)

عبارت بالا میں روایت کے ترجمہ میں کھلے طور پر تلبیس اور دھاندلی سے کام لیا گیا ہے اور غلط ترجمہ کر کے روایت کو اپنی مطلب براری میں استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے

عربی عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے

"محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی موعود کی دو ایسی نشانیاں ہیں جو زمین آسمان کی پیدائش سے لیکر اب تک پیش نہیں آئیں (اول یہ کہ) رمضان کی پہلی شب یعنی چاند گرہن ہوگا (یہاں رمضان میں گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کا شوشہ چھوڑ کر مترجم نے دھاندلی کی کوشش کی ہے) (دوسرے یہ کہ) اسی رمضان کے نصف (پندرہویں تاریخ) میں سورج کا گرہن ہوگا، (یہاں بھی مترجم نے درمیان کے دن کا ترجمہ کر کے مغالطہ دیا ہے) اور یہ دونوں نشانیاں آسمان و زمین کی پیدائش سے اب تک ظہور پذیر نہیں ہوئیں"

اس صحیح ترجمہ سے بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ مہدی کی نشانی مذکورہ روایت کے اعتبار سے یہ ہے کہ خلاف عادت ماہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن اور اسی ماہ کی درمیانی تاریخوں میں سورج گرہن ہوگا، حالانکہ عموماً چاند گرہن مہینے کے وسط میں اور سورج گرہن مہینے کے اواخر میں ہوتا ہے۔

اس وضاحت کے بعد زیر بحث مسئلہ میں مذکورہ روایت کی استدلالی حیثیت کا اندازہ درج ذیل اشارات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) یہ روایت جسے حدیث نبوی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے یہ حدیث نہیں بلکہ محمد بن علی کا قول ہے جب تک کوئی واضح دلیل نہ ہو اسے حدیث نبوی قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا عظیم ہے۔

(۲) محمد بن علی کے نام کے بہت سے راوی ہیں اس روایت میں محمد بن علی سے امام باقر مراد لینا بلا دلیل ہے محض اپنی مطلب براری کے لیے یہ روایت امام باقر کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

(۳) ویسے بھی یہ روایت انتہائی درجہ کی کمزور اور ناقابل اعتبار ہے اس روایت کا پہلا راوی عمرو بن شمر ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال صفحہ ۲۶۳ ج ۲ میں درج تحریر ہے، لیس بشیئ، زائغ، کذاب، رافضی، یشتم الصحابة ویروی الموضوعات عن الثقات، منکر الحدیث، لا یکتب

حدیثہ، متروک الحدیث، (اس کی کوئی حقیقت نہیں، گمراہ ہے، جھوٹا ہے، رافضی ہے، صحابہ پر سب وشتم کرتا ہے، اور ثقہ لوگوں کا نام لے کر موضوع روایتیں نقل کرتا ہے، منکر الحدیث ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائیں، اس کی حدیثیں متروک ہیں) اسی طرح دوسرا راوی جابر ہے، جو مجہول ہے اور تیسرے راوی محمد بن علی کے بارے میں بھی یہ متعین نہیں کہ وہ کون سے محمد بن علی ہیں، لہٰذا ایسے مجہول اور ساقط الاعتبار لوگوں سے مروی روایت کو مستدل بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

گرہن کا ڈھونگ

(۴) روایت کے ترجمہ سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مہدی کی سچائی کی نشانی یہ ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن کا تحقق ہو، اور یہ واقعہ صرف امام مہدی کے زمانہ میں ہی پیش آئے گا۔ اس سے پہلے کبھی پیش نہ آیا ہو گا، یہ نشانی قطعاً مرزا کے زمانہ میں نہیں پائی گئی کیوں کہ اس کے زمانہ میں رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں میں بالترتیب چاند اور سورج گرہن ہوا ہے، بلکہ مرزا قادیانی سے پہلے ۵۰۴ سال کے اندر اندر تین مرتبہ انہی تاریخوں میں چاند اور سورج کے گرہن کے واقعات پیش آئے ہیں، لہٰذا ان تاریخوں میں گرہن کا ثبوت سچے مہدی کی نشانی نہیں بن سکتا (اس سلسلہ کی مکمل تفصیل مع حوالہ جات و نقشہ رد مرزائیت کے زریں اصول ص۱۰۳ تا ص۱۰۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ہوش ہی نہ رہا

اپنے حضرت صاحب کو زبردستی امام مہدی کے منصب پر براجمان کرانے کے لیے مبلغ بنگالہ کو ایسا جوش آیا کہ اپنا ہوش ہی کھو بیٹھے اور سورہ قیامہ کی آیات فاذا برق البصر وخسف القمر الخ کو بھی امام مہدی کے زمانہ کی علامات بیان کرنیوالا قرار دے دیا حالانکہ یہ آیتیں قیامت کے ہولناک مناظر کو بیان کر رہی ہیں، ان کا امام مہدی کے زمانہ سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تفسیر بالرائے کی ایک چھوٹی سی مثال ہے جس میں مبتلا ہو کر امت مرزائیہ اپنا ابدی ٹھکانا جہنم میں بنا رہی ہے۔

انکشاف

مؤلف مذکور نے آگے چل کر ایک حیرت انگیز انکشاف کا عنوان لگا کر یہ لکھا ہے کہ "چاند اور سورج کا گرہن ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ہو گا، اور عبارت یہ نقل کی ہے جس میں صرف سورج گرہن کا ذکر ہے، ان الشمس

تنکسف مرتین فی رمضان (بحوالہ تذکرہ قرطبی) تو پہلا سوال یہ پیدا ہوا کہ اس میں جناب نے چاند کا اضافہ کہاں سے کیا؟ اور آپ کو کس نے اس اضافہ کا حق تفویض کیا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ مثال ایسی دی جائے کہ رمضان کی پہلی شب میں چاند گرہن ہو اور سورج گرہن رمضان کی ۱۵ ویں شب میں یا ایک ہی رمضان میں دو مرتبہ سورج گہن لگے پورے قادیانی گروہ کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے حضرت صاحب کے زمانہ میں ایسی کوئی مثال کبھی بھی پیش نہیں کر سکتے، اور مؤلف مذکور نے ص۹ پر ہندوستان اور افریقہ کے جن گہنوں کی تاریخ دی ہے ان میں سے کوئی گہن بھی رمضان کی ۱۵ تاریخ کو نہیں بیٹھتا اور نہ ایک رمضان میں کبھی دو مرتبہ سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس سلسلہ میں جن ماہرین فلکیات وغیرہ کا نام لے کر دھول جھانے کی کوشش کی گئی ہے وہ سب بے سود ہے کیوں کہ کوئی بھی گرہن اس صفت کا نہیں ہوا جس صفت کا ہمیں مطلوب ہے۔ یہ صرف سچے حضرت امام مہدی کے زمانہ میں ہی پیش آئیگا

مرزا جی بھی آ گئے

کتابچہ کے ص۱۰ پر امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب قول کی غلط تشریح کے لیے مؤلف نے اپنے حضرت صاحب کا سہارا لیا ہے اور اس سے یہ راز فاش ہو گیا ہے کہ مؤلف نے ص۸ پر اس قول کے ترجمہ میں کیوں تلبیس سے کام لیا تھا، مرزا جی اپنی پیش گوئی کے چار پہلو نکالتے ہوئے لکھ رہے ہیں، دو پہلو کی تنقیح ملاحظہ فرمائیں،

(۱) چاند گرہن متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی میں ہونا (یہ متعلقہ تاریخ کی قید قطعاً لغو ہے، اور مرزا نے محض اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لیے لگائی ہے مہدی کی نشانی یہ ہے کہ رمضان کی پہلی شب میں چاند کا گرہن ہو، لاول لیلۃ من رمضان کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو تا کہ گہن کی متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی رات میں چاند گہن ہو)

(۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (یہ بات بھی بالکل مذکورہ قول سے میل نہیں کھاتی، اور یہ مرزا جی کی ذہنی اپج ہے)

الغرض اس حوالہ سے اندازہ ہو گیا ہے کہ رسالہ کا مؤلف دجل وتلبیس اور مکر و فریب میں اپنے حضرت صاحب ہی کے نقش قدم پر چل رہا ہے، قلم اس کا ہے اور بات ہے

مرزاجی کی ۔

بزرگانِ دین

گرہن کی نشانیوں والے مقولہ کی حیثیت کا ذکر اوپر آچکا ہے، اور یہ بھی بتایا جاچکا ہے کہ اگر اس مقولہ کو صحیح قرار بھی دیا جائے تو از روئے عربیت اس کا مطلب وہ ہے۔ جو ہم نے بیان کیا ہے یعنی رمضان کی پہلی شب میں چاند گرہن اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن لگے، مگر مرزائی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہوئے، اولاً تو مقولہ کا ترجمہ بالکل غلط کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ جن جن لوگوں نے اس مقولہ کو کسی بھی طرح نقل کیا ہے ان کے نام مقولہ کی تائید میں نقل کرکے عام لوگوں پر رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ کتابچہ ہذا کے مولف نے بھی صا۱ سے ص۱۴ تک سارا زور اسی پر صرف کیا ہے، پہلے شیخ نعمت اللہ کے قصیدہ کے چند اشعار نقل کیے ہیں، اس کے بعد علامہ بیہقی وغیرہ علماء کے نام گنائے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرات صرف ناقل ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی اس مقولہ کی اسنادی حیثیت سے بحث نہیں کی ہے بلکہ شیخ نعمت اللہ کا یہ شعر ؎

مہدی وقت وعیسیٰ دوراں — ہر دو را شہسوار می بینم

(وقت کا مہدی اور زمانہ کا عیسیٰ دونوں کو میں شہسوار دیکھتا ہوں)

خود مرزائیوں کے خلاف دلیل ہے کیوں کہ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیتوں کے نام ہیں جب کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو دونوں کا مصداق قرار دیتا ہے۔ اور جتنے حضرات نے بھی اس پیش گوئی کو نقل کیا ہے ان سب نے رمضان کی اول شب میں چاند گرہن اور ۱۵ ویں شب میں سورج گرہن کا ذکر کیا ہے کسی نے بھی مرزا کے متعین کردہ اور خود ساختہ مطلب کی تائید نہیں کی، یہ عجیب بات ہے کہ محض پیش گوئی نقل کردینے کی وجہ سے مرزائیوں کے خود ساختہ مطلب کا ان حضرات کو مؤید ومصدق قرار دیدیا جائے۔ یہ حضرات اس الزام سے یقیناً بری ہیں۔ اسی بنا پر مذکورہ کتابچہ کا مؤلف ان حضرات کی اصل عبارتیں حتیٰ کہ حوالہ جات بھی پیش کرنے کی جسارت نہیں کرسکا ہے۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے استدلال کی ساری عمارت زمین بوس ہوجاتی،

یہ اصل نشانی ہے

آگے چل کر ص۱۶ پر مبلغ بنگالہ نے قادیانی اور رافضی مصنفین کے بعض حوالے نقل کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس وقت جو سٹیلائٹ کے ذریعہ ٹیلی ویژن پر قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے یہ بھی مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی عجیب وغریب نشانی اور دلیل ہے جسے قبل ازیں کبھی دنیا نے نہ دیکھا تھا، تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ:

(۱) یہ کیسی نشانی ہے جو مہدی کے مرنے کے سو سال بعد ظہور پذیر ہوئی؟

(۲) کیا اس نشانی کے بارے میں بھی قرآن وحدیث میں کوئی پیش گوئی مروی ہے کہ اسے قابل اعتبار مانا جائے۔

(۳) کیا اسلامی ممالک سے نشر ہونے والے دینی پروگرام جو سالہا سال سے جاری ہیں قادیانی سٹیلائٹ چلنے سے پہلے جاری نہیں تھے،؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ان پروگراموں کو نشانی نہ مان کر قادیانی پروگرام ہی کو اول پروگرام قرار دیا جائے

(۴) یہ کیسا مہدی کا نائب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین وعیدوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی تصویر ویڈیو فلم میں محفوظ کراکر پوری دنیا میں نشر کرنے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے، کیا اس کو شریعت کے احکامات بدلنے کا اختیار ہے یا وہ اس معاملہ میں شیطان کا تابعدار ہے؟

امت مرزائیہ ان سوالات کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکتی، اور رہ گیا سٹیلائٹ کے پروگرام کا معاملہ تو یہ صرف دولت کا کھیل ہے، آج کوئی بھی جماعت کسی بھی ٹیلی ویژن کمپنی کا چینل محدود وقت کے لیے کرایہ پر لے سکتی ہے اور یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ آسمانی نشانی وہ ہوتی ہے جس کو دنیا اپنے اختیار سے پیش کرنے سے عاجز اور درماندہ ہو جیسا کہ رمضان کی شب میں چاند گرہن اور ۱۵ ویں شب میں سورج گرہن ہونا، یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے، اسکا تحقق ایک خاص موقع پر امام مہدی کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے ہی ہوگا، اس سے پہلے کوئی شخص ایسا نہیں کرسکتا،

اس لیے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ سٹیلائٹ کا پروگرام سچے مہدی ہونے کا ثبوت نہیں بلکہ جعلی مہدی ہونے کی نشانی ہے، اگر مرزائیوں کے پاس کوئی واقعی

دلیل ہوتی تو وہ ایسی اختیاری چیز کو اپنے حضرت صاحب کی سچائی کی دلیل بنانے کی حماقت نہ کرتے ،

دروغ گورا حافظہ نباشد

اس کے بعد صـ۱۹ سے مؤلف کا رخ پھر احادیث کی طرف مڑ گیا ہے اور کئی صفحے میں احادیث کے ٹکڑے اپنے مطلب کے بقدر کاٹ کاٹ کر تحریر کیے ہیں ، اور درمیان میں یہ بھی لکھ ڈالا ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی وجود کے دو نام ہیں ، عـہ پھر یہ دعویٰ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی ان دونوں لقبوں کا مصداق ہے ، اور اگر اب بھی اسے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں پکڑ ہوگی وغیرہ وغیرہ ، تو اس سلسلہ میں ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے مؤلف کے حضرت صاحب کی درج ذیل عبارت نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ موصوف خود ہی اپنے مہدی موعود ہونے کا انکار کر رہے ہیں ، اور ساتھ میں مہدی کے بارے میں وارد تمام احادیث کو ناقابل اعتبار قرار دے رہے ہیں ، اس کے بعد کسی مرزائی کا یہ منہ نہیں رہ جاتا کہ وہ اپنے حضرت صاحب کو مہدی موعود لکھے اس بارے میں کسی بھی حدیث سے استدلال کرنے کی جسارت کرے ، ملاحظہ فرمائیں مرزا کی عبارت :-

---

عـہ : مرزائی مبلغین بڑے زور شور سے یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ولا المھدی الا عیسی بن مریم (ابن ماجہ صـ۳۰۲) یعنی امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں ، ــــ تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

اولاً ۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے علامہ صغانی نے اسے موضوع قرار دیا ہے (خاتمہ مجمع البحار صـ۵۱۹/۳) اور علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں اس روایت کے راوی محمد بن خالد پر سخت جرح کی ہے اور اسے منکر الحدیث اور مجہول قرار دیا ہے (حاشیہ ابن ماجہ حدیث ۴۰۳۹)

ثانیاً ۔ جب مرزا قادیانی نے خود ہی مہدی سے متعلق تمام احادیث کو مخدوش قرار دیا ہے جن میں حدیث مذکورہ بالا بھی داخل ہے تو پھر مرزائیوں کے لیے اس حدیث سے استدلال کا کوئی موقع نہیں رہتا ۔

ثالثاً اگر حدیث صحیح بھی ہو تو دیگر احادیث صحیحہ کے پیش نظر (جن میں مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیتوں کے نام ہونا واضح ہے) یہاں المھدی کے لغوی معنی ہدایت یافتہ لینے ضروری ہیں تاکہ روایات کے درمیان تعارض نہ پیدا ہو

" میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ ومن عترتی وغیرہ ہے ، میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے ، مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا ، ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں اور جس طرح افترا ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں نہیں ہوا ، (براہین احمدیہ پنجم روحانی خزائن صـ۳۵۶/۲۱)

اب ناظرین غور فرمائیں یا تو مولف مذکور جھوٹا ہے یا پھر اس کے حضرت صاحب ، جھوٹ بول رہے ہیں ، خود مرزائی اس بارے میں فیصلہ کرلیں ، مرزا کی اس عبارت کو پڑھ کر مرزائیوں کو کان پکڑ لینا چاہیے کہ وہ آئندہ اپنے حضرت صاحب کو مہدی موعود کے لقب سے کبھی نہ پکاریں ،

طرفہ تماشہ

مگر مرزائی بھی بیچارے کیا کریں ، ایک طرف تو ان کے حضرت صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود نہیں دوسری طرف جب انہیں پتہ چلتا ہے کہ مہدی کے لیے فاطمی ہونا ضروری ہے تو فوراً اپنے فاطمی ہونے کا اعلان اس طرح کرتے ہیں ،

" میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن صـ۲۱۶/ج۱۸)

حالانکہ یہ دعویٰ سراسر جھوٹ ہے کیوں کہ خود مرزا کے بقول اس کی قوم مغل برلاس تھی اور اس کے آباء اجداد سمرقند سے پنجاب آئے تھے ،

(کتاب البریہ در روحانی خزائن صـ۱۶۲/۱۳)

کدعہ کا نام قادیان

پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایک جگہ تو اپنے مہدی بننے کے لیے مرزا صاحب نے کھینچ تان کی حد ہی کر دی اور ایک قطعاً موضوع اور بے اصل روایت میں آمدہ لفظ کرعہ کو اولاً کدعہ یا کدیہ بنایا پھر اس سے قادیان کا قصبہ مراد لیا ، چنانچہ لکھتا ہے :-

" احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل

قادیان کا مخفف ہے ، (کتاب البریہ در روحانی خزائن ج۱۳ ص۲۲۶ (حاشیہ آخری سطر)

ہمارے زیر نظر کتابچہ کے مؤلف نے بھی ص۲۰ پر اسی روایت کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ :۔

الف :۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی موضوع روایت میں بھی کدعہ کا لفظ نہیں آیا بلکہ کرعہ کا لفظ آیا ہے چنانچہ کامل ابن عدی میں ہے یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ (میزان الاعتدال بحوالہ رئیس قادیان ص۹۸ ج۲) اس لیے اس کا قادیان سے مخفف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا . کرعہ کے لفظ کو قادیان سے کسی طرح کی بھی مناسبت نہیں ہے ،

ب :۔ پھر یہ کرعہ والی روایت بھی بالکل لغو ، بے بنیاد اور نہایت ضعیف ہے اس کا راوی عبدالوہاب ابن ضحاک ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک جھوٹا ، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے (دیکھئے میزان الاعتدال ص۱۶۰ ج۲ اور رئیس قادیان ص۹۸) لہٰذا مرزا قادیانی کی یہ موشگافی اس کے عقل و دانش سے عاری پیروکاروں کو تو اپیل کر سکتی ہے لیکن عقل و خرد رکھنے والے ہوشمندوں کے نزدیک اس کی حیثیت جھوٹ کے پلندے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے

ج :۔ علاوہ ازیں جب مرزا قادیانی کے نزدیک مہدی کے متعلق سبھی حدیثیں مخدوش ہیں تو پھر اس حدیث سے استدلال کیا معنیٰ رکھتا ہے ؟

سنہ ظہور کا تعین

کتابچہ کے ص۲۲ پر علامہ شعرانی رح اور حضرت شاہ ولی اللہ رح کے اقوال کے علاوہ حضرت حذیفہ بن الیمان کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کا زمانہ وہی ہے جس وقت قادیان میں غلام احمد قادیانی پیدا ہوا تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حدیث مذکورہ جس کتاب "النجم الثاقب" کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے وہ خود قطعاً ناقابل اعتبار ہے اور اولیاء مذکورہ بالا کے بیانات اولاً تو بلا حوالہ نقل کیے گئے ہیں ثانیاً اولیاء کے کشوف کا اعتبار اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ وہ احادیث صحیحہ سے نہ ٹکرائیں ، اور یہاں سنہ کا تعین اور احادیث کے مطابق امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں کا نہ پایا جانا ، اس بات کی دلیل ہے کہ یہ

کشوف روایات صحیحہ کے معارض ہیں اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور مرزائیوں کو تو ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کیوں کہ خود مرزا نے اپنے مہدی ہونے سے انکار کر دیا ہے پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اسے خواہ مخواہ مہدی کے منصب پر بٹھائے

فرقہ ناجیہ

اخیر میں ص۲۸ پر مؤلف مذکور نے نہایت شاطرانہ انداز میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ امت محمدیہ میں جو تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے نجات پانے والا فرقہ جماعت احمدیہ مرزا کے ماننے والے ہیں ۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس کی تائید و تصویب کے لیے اخبار نوائے وقت کا ایک پیراگراف سپرد قلم کیا ہے . حالانکہ اسی حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر چلنے والا ہو ، (مشکوٰۃ شریف ص۳۰ ج۱) جماعت احمدیہ تو صحابہ رض کی عظمت کو پامال کرنے والی اور آنحضرت صلعم کے طریقوں کی توہین کر کے نبوت محمدی کے لٹیرے ، مرزا قادیانی کے طریقوں کو فروغ دینے والی ہے بھلا وہ فرقہ ناجیہ میں کیسے شامل ہو سکتی ہے یہ دعویٰ تو "برعکس نام نہند زنگی را کافور" کا مصداق ہے ،

ذرا شرم تو کریں

اخیر میں مؤلف کی تان یہاں آکر ٹوٹی ہے کہ اس وقت مرزا طاہر (قادیانیوں کا بھگوڑا پیشوا) مہدی کا خلیفہ راشد ہے لہٰذا لوگ اسکی اطاعت کر کے نجات حاصل کریں ، ہم کہتے ہیں کہ جب خود مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مہدی موعود ماننے سے قطعاً انکار کر ڈالا ، حتیٰ کہ ساری حدیثوں پر بھی پانی پھیر دیا تو مہدویت میں اس کی خلافت چلنے کا کیا سوال ہے ؟ کتنی بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی کی بات ہے ۔ کہ مرزا بانگ دھل چیخ چیخ کر اپنی مہدویت کا انکار کر رہا ہے اور اسکے ظالم پیروکار نہ صرف زبردستی اسکو مہدی مہدی ، مہدی کے نام سے پکار رہے ہیں بلکہ اس کی ذریت کو بھی خلیفۃ مہدی اور مثیل مہدی ، جیسے لقب دے رہے ہیں

کیا اس ظلم اور ناانصافی کی کوئی انتہا ہے ؟ ۔

عام مسلمان قادیانیوں کی نظر میں

سیدھے سادے مسلمانوں کو بہکانے کے لئے اور انھیں اپنی جماعت میں شامل کرنے کیلئے قادیانی لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور یہ باور کراتے ہیں کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان محض چند فروعی مسائل میں اختلاف ہے' ویسے ہمارا فرقہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے مسلمانوں کو آگاہ رہنا چاہئے یہ قادیانیوں کا زبردست فریب ہے. چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے باپ اور پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کا قول نقل کیا ہے .

یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کی ذات' رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے.

(روزنامہ الفضل جلد ۱۹ شمارہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۳۴۰)

اور مرزا بشیر الدین محمود (خلیفہ دوم) کہتا ہے :

"ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر ہیں." (انوار خلافت ص ۹۰ مصنفہ مرزا محمود احمد قادیانی)

اور مُدعی نبوت مرزا غلام احمد کا دوسرا بیٹا مرزا بشیر احمد کہتا ہے :

"نیز ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا ہے' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا' یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے." (کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱۰ نمبر ۳ جلد نمبر ۱۴)

ان وضاحتوں کے بعد مسلمانوں کو قادیانیوں کے فریب کا شکار نہیں ہونا چاہئے کہ قادیانی گروہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک مستقل دین و مذہب ہے.

شائع کردہ : ـــــــــ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند یوپی